بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۴۶/۱۱ ۔ ۲ ظہور ۱۳۳۶ ہش ۔ ۲ اگست ۱۹۵۷ء ۔ نمبر ۱۸۱

— اخبار احمدیہ —

ربوہ ۔ یکم اگست ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت اچھی نہیں"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؞

— حضرت مرزا شریف احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت ناساز ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ؞

مشرق وسطی میں بیرونی مداخلت یا داخلی تخریب کا خطرہ کم ہو جا رہا ہے

عرب اسرائیل تنازعہ اقوام متحدہ کو ہی حل کرنا چاہیئے ۔ (سہروردی)

لنڈن یکم اگست ۔ وزیراعظم پاکستان مسٹر حسین شہید سہروردی نے کہا ہے کہ اب مشرق وسطی کے حالات بہتر ہو رہے ہیں ۔ اور یہاں بیرونی مداخلت یا داخلی تخریب کا خطرہ کم ہوتا جا رہا ہے ۔ وزیراعظم نے کل شام لنڈن کے ہوائی اڈے پر یہ بات کہی جہاں سے وہ بیروت کے راستہ اردن کے سہ روزہ سرکاری دورہ پر روانہ ہوئے ۔ انہوں نے کہا میرے نزدیک اب مشرق وسطی کے ممالک باہمی اقتصادی و فنی تعاون اور بہبود کے لئے بھی ایک جگہ جمع ہو رہے ہیں ۔ مسٹر سہروردی نے یہ بھی کہا کہ یہ بات ظاہر ہے کہ میں عرب ملکوں اور اسرائیل کے درمیان مصالحت نہیں کرا سکتا ۔ اس جھگڑے کا فیصلہ اقوام متحدہ کو ہی کرنا چاہیئے ؞

(باقی صفحہ ۸ پر)

راوی کے علاوہ باقی تمام دریاؤں کا پانی اتر رہا ہے

سیلاب کی تازہ صورتِ حال

لاہور یکم اگست ۔ ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مطابق آج مغربی پاکستان کے تمام سیلابی دریاؤں کا پانی اتر رہا ہے ۔ البتہ سدھنائی اور بلوکی میں دریائے راوی میں زور کا سیلاب ہے ۔ اور دریا کی سطح بلند ہو رہی ہے

سیالکوٹ میں حالات معمول پر آ گئے ہیں ۔ نارووال اور بدوملہی کے درمیان ریلوں کی آمد و رفت کے سوا باقی تمام مواصلات کے ذرائع کھلے ہیں ۔ لاہور شیخوپورہ روڈ پر ہر قسم کی آمد و رفت کھلی ہے ۔ لاہور اور گوجرانوالہ روڈ ابھی تک بند ہے ۔ اور اس کے لئے محکمہ ریلوے کی طرف سے مسافروں کے رش کو کم کرنے کی غرض سے لاہور اور وزیر آباد کے درمیان شٹل ٹرینیں چلائی جا رہی ہیں ۔ عام گاڑیوں کے ساتھ بھی زائد ڈبے لگائے جا رہے ہیں ۔ لاہور لائل پور روڈ میں شرق پور کے راستے ہر قسم کی سواریاں گزر سکتی ہیں لیکن انہیں آہستہ رفتار سے چلنے کی ہدایت ہے ۔

مشرق اور مغرب کے ہوائی اور بحری معاہدے پر سمجھوتہ

لنڈن یکم اگست ۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس اور تخفیف اسلحہ کی سب کمیٹی کے مغربی نمائندوں کے درمیان مشرق اور مغرب کے ہوائی اور بحری معائنے پر سمجھوتہ ہو گیا ہے ۔ ایجنسی فرانس کا لکھنا ہے ۔ کہ اب مغربی طاقتوں میں کوئی ایسی بات نہیں جس پر اتفاق نہ ہو ۔ مسٹر ڈلس آج فرانسیسی وزیر خارجہ سے بھی تبادلہ خیالات کریں گے ۔ فرانسیسی وزیر خارجہ آج لنڈن پہنچ رہے ہیں

مقبوضہ کشمیر کی اسمبلی کو بھارت کی ہدایت

سرینگر یکم اگست بھارت کی حکومت نے مقبوضہ کشمیر کی اسمبلی کو ہدایت بھجوائی ہے ۔ کہ وہ ایک قرارداد پاس کرے کہ بھارتی انتخابی کمیشن مقبوضہ کشمیر کے علاقے کو بھی اپنے دائرہ اختیار میں شامل کر لے

صدر ناصر کو قتل کرنے کی سازش کے ملزمین

۱۲ اگست کو مقدمہ چلایا جائیگا

قاہرہ یکم اگست ۔ کل یہاں اعلان کیا گیا ہے ۔ کہ جن ۱۲ مصری افراد کو صدر ناصر کو قتل کرنے اور ان کی حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش کے الزام میں گرفتار کیا جا چکا ہے ۔ ان پر ۱۲ اگست کو مقدمہ چلایا جائیگا ۔

پسماندہ ممالک کی امداد کے لئے

اقوام متحدہ کے فنڈ کی تجویز

جنیوا یکم اگست ۔ اقوام متحدہ کی اقتصادی اور سماجی بہبود کی کونسل نے کل یہاں اپنے ایک اجلاس میں پسماندہ ممالک کی امداد کے لئے اقوام متحدہ کا ایک فنڈ قائم کرنے کی تجویز پاس کی ہے ۔ یہ تجویز تین کے مقابلہ پر ۱۵ ووٹوں سے پاس ہوئی ۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ اس قسم کے فنڈ کا قیام پسماندہ ممالک کی امداد اور ترقی اور قیام امن کے لئے ضروری ہے ؞

مسٹر گورمانی کل کراچی جائیں گے

لاہور یکم اگست ۔ مغربی پاکستان کے گورنر میاں مشتاق احمد گورمانی کل لاہور سے کراچی جا رہے ہیں ۔ آپکی واپسی کے بارے میں ابھی تک کوئی پروگرام طے نہیں ہوا ۔ یاد رہے ۔ وزیراعظم مسٹر سہروردی ۵ اگست کو واپس کراچی پہنچ رہے ہیں

ربوہ میں موسم گرما کی پہلی بارش

ربوہ یکم اگست ۔ کل پانچ بجے شام یہاں موسم گرما کی پہلی بارش ہوئی ۔ جو قریباً رات گئے تک جاری رہی ۔ آج صبح بھی ہلکی بارش ہوئی ۔ اور ابھی تک بادل چھائے ہوئے ہیں ۔ موسم خوشگوار ہے اور مزید بارش کا امکان ہے ؞

انتخابی کمیشن کے کام کو اولیت دی جائے

مرکزی اور صوبائی حکومتوں کو صدر کی ہدایات

کراچی یکم اگست ۔ صدر سکندر مرزا نے مرکزی اور صوبائی حکومتوں کو ہدایت جاری کی ہے ۔ کہ وہ انتخابی کمیشن کے کام کو تمام دوسرے کاموں پر اولیت اور ترجیح دیں ۔ اور جن سوالات کا وہ جواب مانگے وہ فوراً مہیا کئے جائیں ۔ کل کمیشن نے کراچی میں ایک بیان میں کہا تھا کہ جو پروگرام اس نے وضع کیا ہے ۔ اس کی وقت کے اندر اندر تکمیل تبھی ہو سکتی ہے ۔ جب مرکزی اور صوبائی حکومتیں اس سے پوری طرح تعاون کریں ۔ عام انتخابات کی فہرستیں تیار کرنے کا کام آج شروع ہو رہا ہے ۔ اور مارچ کے آخر تک مکمل ہو جائے گا ؞

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ، ایل ایل ۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر [illegible] الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲ اگست ۱۹۵۷ء

دعا ہی ہماری طاقت ہے

جماعت احمدیہ کی بنیاد اس یقین پر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے کھڑا کیا ہے۔ اسلام سے مراد وہ مکمل دین ہے جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر قرآن کریم کی صورت میں نازل ہوا اور جس کو عملی صورت میں دنیا کے سامنے پیش کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کامل اسوہ حسنہ بنایا۔ الغرض ہمارا عقیدہ ہے کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا مکمل ترین اور آخری پیغام ہے اور آنحضرت کی ذات کامل اور آخری اسوہ حسنہ ہے۔ مختصراً وہ دین جس کی تبلیغ و اشاعت کے لئے جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے کھڑا کیا ہے دین اسلام ہے جو قرآن اور سنت رسول اللہ پر مشتمل ہے نہ اس سے زیادہ اور نہ اس سے کم۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے وہ لائحہ حیات دیا ہے جس کو اختیار کرنے سے انسان اپنی حیات کی منزل مقصود پر پہنچ سکتا ہے۔ آنحضرت صلعم کا اسوہ حسنہ سے مراد وہ کردار ہے جو اللہ تعالیٰ کی ہدایات کے مطابق آنحضرت صلعم نے عمل کرکے دکھایا اور جس کی مثال سے انسان قرآن کریم کے احکام پر باحسن طریق عمل کرکے تکمیل حیات کی منزل پا سکتا ہے اس طرح اسلام کی Practice اور Theory کے امتزاج کا نام اسلام ہے۔ جس کی تبلیغ و اشاعت کے لئے جماعت احمدیہ ہمارے یقین کے مطابق اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑی کی گئی ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب قرآن کریم اور سنت الرسول اللہ موجود ہے تو پھر جماعت احمدیہ کے کھڑا کرنے کا کیا جواز ہے۔ کیا دین میں کمی رہ گئی تھی۔ جس کو پورا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث کئے گئے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ دین کی تکمیل میں جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا ہے قطعاً کوئی کمی نہیں رہ گئی۔ بلکہ چونکہ لوگوں نے اس پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہے۔ اس لئے لوگوں کو از سر نو قرآن و سنت کی طرف بلانے اور اس پر عمل کی دعوت دینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث کیا ہے۔ اور آپ نے الٰہی اشارے کے مطابق ایک ایسی جماعت کھڑی کی ہے۔ جو آپ کی راہنمائی میں سب کام چھوڑ کر احیائے دین کا کام کرے۔

ہمیں یہاں مثالیں دینے کی ضرورت نہیں ہے یہ آواز آج ہر طرف سے آرہی ہے اور ہر کوئی اس کو سن رہا ہے کہ دین اسلام پر اب عمل نہیں ہو رہا۔ اور یہی وجہ ہے کہ خود مسلمانوں میں وہ تمام برائیاں گھس آئی ہیں جن کو انسانی معاشرہ سے نکالنے کے لئے انہیں قرآن و سنت رسول پر مشتمل دین دیا گیا تھا۔ امتداد زمانہ کے ساتھ لوگ دین سے اتنے ہٹ گئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان احیاء و تجدید کے لئے خود ایک انسان کو کھڑا کیا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں اس نے وعدہ فرمایا ہے کہ ہم خود اپنے کلام کی حفاظت کریں گے اور جیسا کہ آنحضرت صلعم کی حدیث میں اس کی تشریح کی گئی ہے کہ ہر صدی کے سر پر ایسے لوگ مبعوث کئے جائیں گے۔ جو دین کی تجدید کریں گے۔

الغرض جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے احیائے دین کے لئے کھڑی ہوئی ہے اور اسی وجہ سے وہ تبلیغ و اشاعت اسلام کی دعویدار ہے۔ اور یقین رکھتی ہے کہ وہ اس فریضہ کی ادائیگی کے لئے خود اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑی گئی ہے۔

ظاہر ہے کہ یہ ایک انتہائی ذمہ داری کا موقف ہے۔ اور ایسی ذمہ داری وہی لوگ لے سکتے ہیں۔ جو علی وجہ البصیرت یہ ایمان رکھتے ہوں کہ وہ اس ذمہ داری کا بوجھ اٹھانے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑے ہوئے ہیں۔ کیونکہ ایسے لوگ ہی ان مصائب کا مقابلہ کر سکتے ہیں جو ایسی اہم ذمہ داری کے ساتھ وابستہ ہیں۔ کیونکہ ایسے لوگ ہی جو یہ ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے کام کے لئے کھڑا کیا ہے یہ یقین کامل بھی رکھتے ہیں کہ ہر مصیبت میں جو اس ذمہ داری کے ساتھ وابستہ ہے۔ خود اللہ تعالیٰ ہی ان کی مدد کرے گا۔ کوئی دنیوی طاقت خواہ وہ کتنی بڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے کام میں رخنہ اندازی نہیں کر سکتی

اس لئے ایسی جماعت کی تمام قوت دعا پر مرتکز ہوتی ہے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک انبیا علیہم السلام کی زندگیوں کا مطالعہ کیا جائے پھر تمام علمائے حق۔ مجددین ائمہ اسلام کی زندگیوں کو دیکھا جائے تو ثابت ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کی جماعتوں کا واحد حربہ دعا ہی ہوتی ہے —— ان کے خلاف جو عناصر کھڑے ہوتے ہیں بلا استثناء وہ ہوتے ہیں جن کو اپنی دنیوی قوتوں پر ناز ہوتا ہے۔ وہ ہر دنیوی طاقت ان کے خلاف استعمال کرتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ ہم ایک ہی ہلہ میں ان کو نسیاً منسیاً کر دیں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے کھڑے کئے ہوئے بندے اللہ تعالیٰ کے سامنے گر جاتے ہیں۔ اور سب کچھ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیتے ہیں۔ اور دنیا جانتی ہے کہ ہر بار دنیوی طاقتوں کے مقابلہ میں ایسے لوگوں کی "دعا" ہی آخر میں کامیاب ہوتی ہے۔

جس طرح حضرت آدم علیہ السلام کی بھی دعا ہی کامیاب ہوئی۔ اسی طرح حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو بھی دعا ہی نے مخالفین سے بچایا۔ اور جنگ بدر میں قریش کے غلبہ کے مقابلہ میں مسلمانوں کی ننھی سی جماعت کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی "دعا" ہی نے فتح عطا کی اسی طرح اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنی جماعت کی مدد کو پہنچتا رہا ہے۔

چونکہ ہمارا کامل ایمان ہے کہ جماعت احمدیہ کو بھی اللہ تعالیٰ نے کھڑا کیا ہے۔ اسلئے وہ بھی دعا ہی سے کامیاب ہے اور جب تک وہ اللہ تعالیٰ کا کام کرتی چلی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ بھی اس کی "دعا" کو سنتا رہے گا۔ اور کوئی مصیبت اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گی۔ ہر احمدی جس کا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو کھڑا کیا ہے تاکہ وہ دین اسلام کو از سر نو لوگوں کے دلوں میں زندہ کرے تو اسکو یقیناً دعا ہی سے کامیابی حاصل ہوگی۔ اس لئے ہمیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ ریز رہنا چاہیئے۔ کیونکہ ہماری طاقت دعا اور صرف دعا ہے۔

ضروری تصحیح

یکم اگست کے پرچہ میں صفحہ ۳ پر عنوان غلطی سے "خطبہ عید الاضحیہ" کی بجائے "خطبہ جمعہ" لکھا گیا ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

توضیح اسلام

غیر مسلم مستشرقہ ڈاکٹر واگلی ایری کی معرکۃ الآراء کتاب کا اردو ترجمہ

از محترم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر پی ایچ۔ ڈی واشنگٹن

۳

(دفاعی جنگوں کے مسئلہ کو) قرآن کریم نے بالوضاحت اس طرح سے بیان کیا ہے کہ

وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین۔

اور خدا تعالیٰ کی راہ میں ان کے خلاف لڑائی کرو۔ جو تم سے لڑیں۔ مگر زیادتی نہ کرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا۔ (البقرہ ۱۹۱)

اور :-

وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ ویکون الدین للہ فان انتھوا فلا عدوان الا علی الظالمین (البقرہ ۱۹۴)

ان سے اس وقت تک جنگ کرو۔ جب تک فتنہ کا خاتمہ نہ ہو جائے۔ اور خدا کے دین کا اقرار آزادی سے نہ ہو سکے۔ لیکن اگر وہ جنگ سے باز آ جائیں تو یاد رکھو کہ جنگ صرف ظالموں کے خلاف ہو سکتی ہے۔

اس بات کا کلیتہً انکار کہ مسلمانوں نے اپنی فتوحات کو ایک متحاربانہ سپرٹ کے ساتھ جاری رکھا۔ انسانی فطرت سے انتہائی ناواقفیت ہو گی۔ مگر کیا یہ مناسب ہے کہ ہم (ان کے اس رجحان کی وجہ سے) ان کے مذہب پر الزام رکھیں؟ جب انہوں نے ایک دفعہ اپنی طاقت اور اپنے حریفوں کی کمزوری کا اندازہ کر لیا تو پھر کونسی طاقت ان کی خواہش کو روک سکتی۔ اور ان کو قانون کی حدود کے اندر رکھ سکتی تھی۔ مگر اس کے باوجود فاتح عرب اپنی قوت اور تسخیر کے عروج پر پہنچنے پر اپنے دشمنوں پر ہمیشہ یہ اعلان کرنے کے لئے تیار رہتے کہ تم جنگ بند کر دو۔ صرف معمولی جزیہ ادا کرتے رہو۔ اور ہم تمہاری مکمل حفاظت کی ذمہ داری لیتے ہیں۔ یا اگر تم مسلمان ہو کر ہماری برادری کے ایک فرد بن جاؤ تو پھر تمہارے اور ہمارے حقوق میں کوئی امتیاز نہ رہے گا۔

اگر ہم (حضرت) محمد (صلعم) کی پیشگوئیوں یا اسلام کی ابتدائی فتوحات کا مطالعہ کریں۔ تو ہمیں یہ سمجھنا آسان ہو جائے گا۔ کہ اسلام کے بزور شمشیر پھیلانے کا الزام اور یہ الزام کہ اسلام کا تیز خرام اور وسیع نفوذ صرف تلوار کا رہین منت ہے) کس قدر غلط ہے۔

قرآن کریم ہی کے الفاظ ہیں:-

لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی فمن یکفر بالطاغوت ویومن باللہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقی۔ لا انفصام لھا۔ واللہ سمیع علیم۔

دین کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں یقیناً ہدایت اور گمراہی کو کھلے کھلے طور پر بیان کر دیا گیا ہے۔ اور جو طاغوت کی پیروی سے انکار کرتا۔ اور خدا تعالیٰ پر صحیح ایمان لاتا ہے۔ وہ یقیناً ناقابل شکست عروۃ وثقی کو تھام لیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے اور سننے والا ہے۔ (بقرہ ۲۵۷)

اور :-

وقل الحق من ربکم فمن شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر۔

اور کہہ دے۔ کہ یہ حق تمہارے رب کی طرف سے ہے۔ اب جس کا جی چاہے ایمان لے آئے۔ اور جس کا جی چاہے انکار کر دے۔ (کہف ۳۰)

ان ربانی ارشادات کی تعمیل میں (حضرت) محمد (صلعم) نے ہمیشہ ہی (اور بالخصوص توحید پرست مذاہب کے پیروؤں سے) نہایت رواداری کا سلوک کیا۔ آپ مشرکین سے بردباری سے پیش آنا جانتے تھے کیونکہ آپ یہ ایمان رکھتے تھے۔ کہ بالآخر وہ وقت آئے گا۔ جبکہ خود ان کو حلقہ بگوش اسلام ہونا پڑے گا آپ ان بدوؤں کے محض اعلان اسلام کر دینے پر بھی مطمئن تھے۔ کیونکہ آپ جانتے تھے۔ کہ یہ ابنائے صحراء فطرۃً فوری طور پر قیود کو برداشت نہ کر سکیں گے۔ مگر آپ کو یقین کامل تھا کہ آخرکار خدا تعالیٰ کا ایمان ان کے قلوب میں پوری طرح سے سرایت کر جائے گا۔

آپ نے ایک دن ایک صحابی سے فرمایا۔ "جب ایمان صرف خدا تعالیٰ کی طرف سے آ سکتا ہے۔ تو پھر لوگوں کو ماننے کے لئے مجبور کیوں کیا جائے؟" جب آپ پر مذہبی رواداری سے متعلق آیات نازل ہوئیں۔ تو آپ اس وقت ایک ایسے شخص نہ تھے جو اپنے ماننے والوں کے ایک چھوٹے سے گروہ کے ساتھ محض خیالی آرائیوں میں مصروف ہو۔ نہ ہی آپ ایک ایسے فلاسفر تھے۔ جو مخالف طاقتوں کے ہجوم کے احساس کی وجہ سے مفلوج ہو کر رہ گیا ہو۔ نہیں بلکہ آپ کو اس وقت پوری طاقت حاصل تھی۔ آپ ایک منظم نئی حکومت کے لیڈر تھے۔ اور آپ کو اچھے اور وفادار سپاہیوں کی کمان حاصل تھی۔ جن کو اگر آپ چاہتے تو ہر قسم کی مخالفت کے مقابل پر استعمال کر سکتے تھے۔

اسلام کی قرون اولیٰ کی تاریخ ہمیں مذہبی رواداری کی ایسی بہت سی مثالیں مہیا کرتی ہے۔ جو انجمہ الخ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اسلام کی کامل پیروی کے خوشکن ثمرات

"واضح ہو کہ جب کوئی اپنے مولا کا سچا طالب کامل طور پر اسلام پر قائم ہو جائے۔ اور نہ کسی تکلف اور بناوٹ سے بلکہ طبعی طور پر خدا تعالیٰ کی راہوں میں ہر ایک قوت اس کے کام میں لگ جائے۔ تو آخری نتیجہ اس کی اس حالت کا یہ ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی ہدایت کے اعلیٰ تجلیات تمام حجب سے مبرا ہو کر اس کی طرف رُخ کرتے ہیں اور طرح طرح کے برکات اس پر نازل ہوتے ہیں۔ اور وہ احکام اور وہ عقائد جو محض ایمان اور سماع کے طور پر قبول کئے گئے تھے۔ اب بذریعہ مکاشفات صحیحہ اور الہامات یقینیہ قطعیہ مشہود اور محسوس طور پر کھولے جاتے ہیں۔ اور مغلقات شرع اور دین کے۔ اور اسرار سربستہ ملت حنیفیہ کے اس پر منکشف ہو جاتے ہیں۔ اور ملکوت الٰہی کا اسکو سیر کرایا جاتا ہے تا وہ یقین اور معرفت میں مرتبہ کامل حاصل کرے۔"

خلفاء نے ظاہر کیں۔ مثلاً نبی کریم (صلے اللہ علیہ وسلم) نے نجران کے عیسائیوں کو گارنٹی دی تھی۔ کہ ان کے معابد کی حفاظت کی جائے گی۔ اور یمن کی طرف جانے والی ایک فوج کو احکام دیئے تھے۔ کہ کسی یہودی کے مذہبی معاملات میں دخل اندازی نہ کی جائے۔ خلفائے کرام نے بھی اسی طرح کے احکام اسلامی افواج کے طرز عمل کے متعلق اپنے جرنیلوں کو دیئے۔ ان فاتح کمانڈروں نے (حضرت) محمد (صلعم) کی مثال کی تقلید کرتے ہوئے مفتوح اقوام کے ساتھ معاہدات کئے۔ ان معاہدات کے نتیجہ میں مفتوحین کو اپنے مذہب اور آبائی روایات کی پیروی کی پوری آزادی دی گئی۔ بشرطیکہ وہ لوگ جو اسلام قبول نہ کرنا چاہیں حکومت کو ایک مناسب ٹیکس (جزیہ) ادا کرتے رہیں۔ یہ جزیہ اس ٹیکس سے کم تھا۔ جو خود مسلمان اپنی حکومت کو ادا کرتے تھے۔ اس ٹیکس کے عوض میں ان لوگوں کی جو ذمی کہلاتے تھے اسی طرح پوری حفاظت کی جاتی تھی۔ جس طرح مسلمانوں کی۔ اور بالآخر جب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء کا طرز عمل بعد کے مسلمانوں کے لئے ایک قانون بن گیا۔ تو پھر ان کی طرف سے یہ اعلان کوئی مبالغہ نہ رہا کہ اسلام مذہبی رواداری کی محض تبلیغ پر ہی قناعت نہیں کرتا۔ بلکہ مذہبی رواداری اسلامی قانون کا ایک جزو لاینفک ہے۔

جب ایک دفعہ مفتوح اقوام کے ساتھ معاہدات ہو گئے۔ تو اس کے بعد مسلمانوں نے انہیں پوری مذہبی آزادی دے دی۔ انہیں دائرہ اسلام میں لانے کے لئے کسی قسم کا تشدد نہ کیا گیا۔ اسلامی لشکروں کے پیچھے پیچھے غیر مدعو اور ناپسندیدہ واعظ نہ بھیجے گئے۔ نہ ہی اسلامی مبلغین کو اپنے مذہبی عقائد کی تلقین اور دفاع کے لئے خاص پوزیشنوں پر مقرر کیا گیا۔ بخلاف اس کے ایک زمانہ میں تو یہ حکم بھی جاری کیا گیا۔ کہ نو مسلم قاضی کے سامنے بیان دیں۔ کہ ان کا قبول اسلام کسی بیرونی دباؤ کا تو نتیجہ نہیں۔ اور نہ ہی اس کے ساتھ کوئی دنیوی منافع مدنظر ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایسے احکام اسلام کی اشاعت میں ممد نہ ہو سکتے تھے۔

خلافت امویہ کے زمانہ میں تو ایک دفعہ یہ کوشش بھی کی گئی۔ کہ کسی طرح سے غیر مسلموں کے حلقہ اسلام میں آنے کی رَو کو بند کر دیا جائے۔ کیونکہ معاشی نکتہ نظر سے جزیہ میں کمی کی وجہ سے ٹیکسوں کی آمد میں گھاٹا پڑ رہا تھا۔ نصرانیوں اور یہودیوں کا ان کے عقائد کے لحاظ سے کوئی محاسبہ نہ کیا جاتا تھا۔ اس طرح سے انہیں امن اور چین کی زندگی حاصل تھی۔ مزید یہ کہ جب ان میں سے کسی کی ذاتی قابلیتوں کی خبر حکام کو پہونچتی۔ تو سرکاری عہدوں کے لئے ان کا تقرر کیا جاتا رہا۔ اس پر شبہ نہیں کہ بعض اس قسم کے احکام بھی جاری ہوئے۔ جن کے نتیجہ میں عیسائیوں اور یہودیوں پر یہ قیود لگائی گئیں۔ کہ وہ اپنی پہچان کے لئے امتیازی نشانات کا استعمال کریں۔ اور نئے گرجوں کی تعمیر اور پرانوں کی مرمت پر پابندی عائد کر دی گئی۔ لیکن یہ احکام بہت بعد کے زمانہ کے ہیں۔ جبکہ بعض غیر عرب اقوام قبول اسلام کے بعد اپنے مذہبانہ جوش میں اس قسم کے متعصبانہ رجحانات باہر سے اسلام کے اندر لے آئیں۔

(باقی)

لجنہ اماء اللہ کا دوسرا سالانہ اجتماع

۱۱-۱۲-۱۳ اکتوبر ۱۹۵۷ء

اس سال بھی انشاء اللہ تعالے خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے ساتھ ہی لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع منعقد ہوگا۔ تمام لجنات اماء اللہ سے گزارش ہے کہ وہ شوریٰ کے لئے ابھی سے تجاویز ارسال کریں۔ تاکہ جلد از جلد ایجنڈا مرتب کر کے بھجوا دیا جائے۔ اسی طرح ابھی سے شامل ہونے والے نمائندہ کو تیار کریں۔ جو آتے ہوئے اپنی لجنہ کی سالانہ رپورٹ ہمراہ لائے

سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

تحریک عطایا تعمیر فضل عمر ہسپتال ربوہ

از مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

احباب کو علم ہے کہ فضل عمر ہسپتال کی عمارت کی تعمیر ۲۰ فروری ۱۹۵۶ء سے شروع ہے۔ اور خاکسار اس سے قبل کئی بار اخبار الفضل میں تحریک کر چکا ہے کہ دوست ہسپتال کی عمارت کے لئے عطایا دیکر عنداللہ ماجور ہوں۔ میری اس تحریک پر جہاں بہت سے احباب نے دل کھول کر حصہ لیا ہے وہاں کافی دوست ایسے بھی ہیں۔ جن کی توجہ اس کار خیر کی طرف ابھی تک نہیں ہوئی۔

ربوہ میں ایک بہت اچھے ہسپتال کی اہمیت تو دوستوں پر واضح ہے۔ جس کی طرف حضرت ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب رضی اللہ عنہ کی ایک خواب (جو میری تحریک کے ساتھ اس سے قبل الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔) بھی اشارہ کرتی ہے۔ امید ہے کہ دوست ہسپتال کی اس اہمیت کے پیش نظر اس طرف خاص توجہ فرمائیں گے۔ اور جلد سے جلد عطایا ہسپتال کی امانت "ہاسپٹل فنڈ" صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ میں بھجوا دیں گے۔

میں نے اپنے ایک شروع کے اعلان میں تحریر کیا تھا کہ معطی حضرات کے نام شائع کئے جائیں گے۔ سو اس سلسلہ میں پہلی فہرست شائع کی جا چکی ہے۔ ہسپتال کی تعمیر مکمل ہونے پر انشاء اللہ تعالے حسب اعلان سابق وہ دوست جن کے عطایا ۱۰۰ سے زائد ہوں گے۔ ان کا نام ہسپتال کے سامنے کندہ کرایا جائے گا۔ اسی طرح جو دوست ایک پورے کمرے یا اس سے زائد کی رقم عطا فرمائیں گے اس کمرہ پر ان کا نام کندہ کروایا جائے گا۔

نوٹ:- ایک دوست کی طرف سے یہ تحریک ہوئی تھی کہ ہسپتال کے سامنے یک صد سے زائد عطایا ادا کرنے والوں کا نام کندہ کرانے کی جو شرط رکھی گئی ہے۔ اس کو کم کر کے پچاس روپیہ کر دیا جائے۔ لہٰذا ایسے دوستوں کے جذبات کا خیال رکھتے ہوئے آئندہ انشاء اللہ پچاس روپے یا اس سے زائد عطایا دینے والے دوستوں کے نام بھی اس میں شامل کر لئے جائیں گے۔

اللہ تعالے کے فضل سے ہسپتال کے دو بلاک قریباً مکمل ہو چکے ہیں صرف آخری تکمیل کے کچھ کام رہتے ہیں۔ جن پر اندازہ خرچ ۱۵ سے ۲۰ ہزار روپیہ تک ہے۔ مگر رقم نہ ہونے کی وجہ سے یہ کام مکمل نہیں ہو رہا۔ اور ہم نئے ہسپتال میں کام شروع نہیں کر سکتے۔ لہٰذا دوستوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اس کار خیر کی طرف توجہ فرمائیں۔ خصوصاً زمیندار دوست کیونکہ آجکل اللہ تعالیٰ کے فضل سے انکو فصل کی آمد آ رہی ہوگی۔ والسلام

خاکسار:- ڈاکٹر مرزا منور احمد

اعلان

منظیرالدین پسر فخر الدین ملتانی کے خلاف جماعت احمدیہ لاہور نے کئی مرتبہ شکایت کی ہے۔ کہ وہ منافقین اور شر پسندوں کا آلہ کار بنا ہوا ہے۔ اور اکثر احمدیوں کو اپنے متعلق دھوکہ دیتا ہے۔ چونکہ وہ عملاً جماعت سے علیحدگی اختیار کر گیا ہے۔ لہٰذا اس کو جماعت سے خارج تصور کیا جائے اور دوست اس کے دھوکہ میں نہ آئیں۔

ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ ربوہ

جمعدار محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم

(از مکرم چوہدری محمد … صاحب …

جمعدار محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم جماعت منٹگمری کے ایک مخلص اور معزز فرد تھے۔ پہلی جنگ عظیم میں سالونیکا کے مقام پر انہوں نے احمدیت کی سچائی کے متعلق ایک خواب دیکھی اور اس طرح حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیعت کا شرف حاصل کیا۔

جنگ سے واپسی پر گورنمنٹ انگریزی نے ان کو منٹگمری سے چند میل کے فاصلہ پر چک $\frac{99}{4-R}$ میں زمین دی۔ وہ گاؤں میں اکیلے احمدی تھے اور قریباً سارا عرصہ ان کی مخالفت جاری رہی جس کا وہ اور ان کی بلند ہمت اہلیہ صاحبہ بہادری اور استقلال سے مقابلہ کرتے رہے۔ کبھی کبھی یہ مخالفت شدید صورت اختیار کر لیتی تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان کی مدد کرتا رہا۔ بلکہ ایک دفعہ ایک امتیازی نشان بھی دکھایا۔

ان کا گاؤں بڑی نہر کے قریب واقع ہے۔ ایک دفعہ نہر ٹوٹ گئی اور سارا گاؤں بہہ گیا۔ صرف جمعدار صاحب کا مکان بچا۔

ایک دوست کی روایت ہے کہ جمعدار صاحب کا پڑوسی ان کا شدید مخالف تھا اس روز وہ اتفاقاً کہیں باہر گیا ہوا تھا۔ جمعدار نے اس کی غیر حاضری میں اس کا بھی قیمتی سامان نکلوا کر حفاظت سے رکھ لیا۔ جب وہ واپس آیا تو اس نے ندامت کا اظہار کیا کہ باوجود میری مخالفت کے آپ نے ایسے وقت میں میری مدد کی ہے۔ جمعدار صاحب نے کہا کہ میں نے جو کچھ کیا ہے اپنا فرض سمجھ کر کیا ہے۔ تم جس بات کو اپنا فرض سمجھتے ہو اس کو ادا کرتے رہا کرو۔

ان کی زندگی کے ایک واقعہ کا اثر میرے دل پر اس قدر گہرا ہے کہ جب بھی مجھے وہ یاد آتا ہے میرا دل ان کے لئے عزت اور محبت کے جذبات سے بھر جاتا ہے۔

اگست ۱۹۴۷ء کے نصف میں مکرم شیخ بشیر احمد صاحب کا لاہور سے ٹیلیفون آیا کہ قادیان بے حد خطرہ میں ہے اور فوجی تربیت یافتہ احمدی نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ لیکن فی الحال ان کو قادیان پہنچانے کا کوئی انتظام نہیں۔ آپ ایسے دوستوں کو تیار کر چھوڑیں جب انتظام ہو جائے گا آپ کو اطلاع کر دی جائے گی اس وقت ان کو بھیج دینا۔

مکرم جمعدار صاحب کا بھی ایک لڑکا فوج میں رہ چکا تھا۔ میں نے ان کو بھی یہ پیغام بھیج دیا۔ بعد دوپہر میں نے دیکھا کہ جمعدار صاحب بہت تیزی سے چلے آرہے ہیں اور ان کے پیچھے ان کا لڑکا ہے۔ میں نے کہا میرا پیغام تو یہ تھا کہ فی الحال تیار کر چھوڑیں جب بھیجنے کا انتظام ہو جائے گا تو پھر اس کو بھیجیں۔ اس پر جمعدار صاحب نے کہا

”چوہدری صاحب جب قادیان خطرہ میں ہے تو میرے لڑکے کے لئے میرے گھر میں کوئی جگہ نہیں۔ یہ آپ کے سپرد ہے خواہ اپنے پاس رکھیں یا آگے بھیجیں“

ان کے لڑکے نے بعد میں جو تفاصیل بتلائیں وہ اس واقعہ کو اور بھی شاندار بنا دیتی ہیں۔

جمعدار صاحب اپنے گاؤں کے نمبردار تھے۔ اور اس روز علاقہ کے تمام نمبرداروں کو ڈپٹی کمشنر صاحب منٹگمری نے بلایا ہوا تھا۔ جمعدار صاحب شہر کی طرف سے آرہے تھے اور نصف راستہ طے کر چکے تھے کہ میرا پیغام ملا۔ اسی وقت واپس لوٹ گئے اور جب گھر پہنچے تو ان کا لڑکا بھینس کا دودھ نکالنے کی تیاری کر رہا تھا اور ابھی برتن بھینس کے نیچے رکھا ہی تھا کہ وہ پہنچ گئے جاتے ہی جمعدار صاحب نے پاؤں کی ٹھوکر سے برتن بھینس کے نیچے سے پرے ہٹا دیا اور لڑکے کو کہا کہ اسی وقت کھڑے ہو جاؤ اور قادیان جانے کے لئے تیار ہو جاؤ اور ساتھ ہی ایک چھوٹا بستر دیا اور کہا کہ کپڑے تلاش کرنے میں وقت مت ضائع کرو۔ یہ لو ایک سو روپیہ یہاں قادیان جا کر کپڑے سلوا لینا اور اسی وقت چل پڑو۔

بوقت وفات آپ کی عمر ۸۲ سال کی تھی۔ گو بعض عوارض ان کو لاحق رہتے تھے۔ لیکن اپنا کام خوب کرتے رہتے تھے اور پیدل تیزی سے چلتے تھے۔ مئی کے شروع میں یکایک بیمار ہو گئے اور برائے علاج سول ہسپتال منٹگمری میں داخل ہوئے۔ بیماری میں کافی اتار چڑھاؤ رہتا تھا۔ کبھی اچھے ہو جاتے تھے اور کبھی تکلیف بڑھ جاتی تھی۔ ۷؍جون کو عصر کے وقت ان کا لڑکا آیا کہ اباجی چاہتے ہیں کہ آپ ان کو آ کر ملیں۔ میں نے محسوس کیا کہ اس ملاقات کے پیچھے خطرہ کا الارم ہے۔ کیونکہ میں عموماً ان کو ملتا رہتا تھا۔ اور چونکہ میری بیوی اور لڑکا بھی ہسپتال جاتے رہتے تھے تقریباً ہر روز ان کے حالات کا علم ہوتا رہتا تھا اور پیغام ملتے رہتے تھے۔ جب میں ان کے کمرہ میں داخل ہوا تو وہ کمزوری محسوس کرتے تھے۔ ان کی آواز بھی دھیمی تھی۔ اور جہاں میں بیٹھا تھا وہاں سنائی نہیں دیتی تھی۔ ان کی اہلیہ صاحبہ ان کی بات سن کر بلند آواز سے مجھے سنا دیتی تھیں۔ جب انہوں نے جمعدار صاحب کو میری طرف سے السلام علیکم کہا تو اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ میں اتنا کمزور ہوں اٹھ نہیں سکتا۔ اس حالت میں بھی ان کا یہ احساس کہ خلیفہ وقت کا مقرر کردہ نمائندہ آیا ہے مجھے کچھ نہ کچھ تعظیماً اٹھنا چاہیئے ان کے اعلیٰ درجہ کے اخلاص کو ظاہر کرتا ہے۔ میں نے کہا آپ اٹھنے کی کوشش بالکل نہ کریں۔ ڈاکٹروں نے منع کیا ہوا ہے۔ اس کے بعد میں نے کہا کہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آپ کے لئے دعا کرتے ہیں اور ہم منٹگمری کے احمدی بھی دعا کرتے ہیں۔ وہ خدا جس کی اطاعت میں آپ نے اپنی عمر کا بیشتر حصہ گذارا ہے اس بات پر قادر ہے کہ آپ کو کامل صحت عطا فرماوے اس پر انہوں نے الحمد للہ اتنے زور سے کہی کہ سارے کمرہ میں سنائی دیا۔

اس کے بعد ان کی اہلیہ صاحبہ نے مجھے کہا کہ جمعدار صاحب کہتے ہیں کہ آپ کو بلانے کی غرض صرف آپ سے ملاقات کی خواہش کو پورا کرنا تھا ورنہ مجھے کوئی اور کام نہ تھا تھوڑی دیر کے بعد میں دعا کر کے واپس چلا آیا اس کے بعد سنا کہ ان کی حالت پھر اچھی ہو گئی۔ وہ گھبراہٹ سکون میں بدل گئی۔ ان کے خاندان کے افراد نے سمجھا کہ خطرہ کی گھڑی گذر گئی۔ رات کو کھانا کھا کر سب سو گئے۔ ان کا لڑکا پاس بیٹھا پاؤں دبا رہا تھا رات کے تین بجے انہوں نے کہا کہ مجھے اٹھا کر بٹھا دو چاہتا ہوں سہارا دے کر بٹھا دو۔ تھوڑی دیر بیٹھے رہنے کے بعد لڑکے کو مخاطب کر کے کہا مجھے مرنے سے تو بالکل ڈر نہیں لگتا۔ لیکن یہ حسرت ضرور ہے کہ احمدیت کی ترقی کا زمانہ جو قریب آ رہا ہے وہ میں نہیں دیکھ سکوں گا۔ اس لحاظ سے تم زیادہ خوش قسمت ہو۔ تم وہ زمانہ دیکھ سکو گے۔

اس کے بعد کہا کہ اب لٹا دو مجھے نیند آ رہی ہے۔ لٹانے کے بعد لڑکے نے پھر پاؤں دبانے شروع کئے۔ کہا کہ پاؤں مت دباؤ اس سے میری نیند میں خلل آتا ہے۔ جب تھوڑی دیر کے بعد لڑکے نے دیکھا تو روح جسم عنصری سے پرواز کر چکی تھی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

صبح جنازہ مسجد احمدیہ کے صحن میں پڑھا گیا۔ اور اس کے بعد ان کی نعش ان کے چک میں لے گئے۔ عصر کے بعد میں اور بعض اور منٹگمری کے دوست تدفین میں شامل ہونے کے لئے ان کے گاؤں چلے گئے۔ چک ۱۲۷ کے احمدی دوست اور اسی طرح چک ۶ $\frac{}{11-L}$ کے احمدی دوست بھی پہنچ گئے۔ غیر احمدی دوست بھی کافی تعداد میں آئے۔ وہاں پھر دوبارہ نماز جنازہ پڑھی گئی اور اس طرح ہمارے جمعدار صاحب ہمیشہ کے لئے ہماری نظروں سے اوجھل ہو گئے اللہ تعالیٰ کی ہزاروں ہزار برکتیں ان پر اور ان کے پسماندگان پر ہوں۔ اور مولیٰ کریم ان کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ آمین۔

سب سے بڑا عمل

”جَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيرًا“ کہ تم قرآن کریم کو لے کر جہاد کبیر کرو۔ بس سب سے بڑا عمل یہی ہے اگر تم سمجھتے ہو کہ تم نماز اور روزہ سے جنت لے لوگے تو تمہاری مرضی۔ لیکن اگر تم سمجھتے ہو کہ جنت کو حاصل کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کے فضل کی ضرورت ہے تو اس کا فضل اسی صورت میں حاصل ہو سکتا ہے کہ تم تحریک جدید میں حصہ لو۔ تکالیف اور مشکلات آتی ہیں تو ان کو آنے دو لیکن تبلیغ کو نہ چھوڑو تاکہ نجات تمہارا دامن نہ چھوڑے اور تا تم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ سکو کہ ہم آپ کی شفاعت کے مستحق ہیں۔“

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ)

کیا آپ اس جہاد کبیر میں حصہ لے چکے ہیں۔ اگر نہیں تو آج اپنے وعدہ کی ادائیگی کر کے خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہوں۔

مہتمم تحریک جدید۔ ربوہ

درخواست دعا:۔ عزیز محمد حنیف بیمار ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ [illegible] محمود چک ۲۷ جنوبی

نقد و نظر

کرائز ان دی نائٹ

"کرائز ان دی نائٹ" (Cries in the Night) جس کا ترجمہ اردو میں "نالہائے شبگیر" کیا جا سکتا ہے۔ بعض موجودہ اردو شعرا کی نظموں کے انگریزی ترجمہ کا مجموعہ ہے جو صوفی عبدالقدیر صاحب مشہور انگریزی مضمون نویس نے کیا ہے اور جو عام کتابی سائز کے تین سو صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔ کتاب حسن صورت اور حسن سیرت کا سنگم ہے۔ ناشر مجمع البحرین ایڈ ایچ ۳ دیال سنگھ مینشن مال لاہور۔ قیمت ساڑھے آٹھ روپے۔

جہاں تک نظموں کے انتخاب کا تعلق ہے فاضل مترجم نے جن شعرا کے کلام سے انتخاب کیا ہے کافی شہرت کے مالک ہیں اور یہ نظمیں ان ہی شعرا کے بہترین کلام کا نمونہ ہیں۔ برعظیم ہند میں جو انقلابات گذشتہ چند سالوں میں ہوئے ہیں اور آزادی کے لئے اہل ہند نے جو جدوجہد کی ہے ان نظموں میں ان کا عکس صاف صاف نظر آ رہا ہے اور مطالعہ کرنے والا محسوس کرتا ہے کہ وہ ایک ذہنی طوفان میں سے گذر رہا ہے۔

ترجمہ کی خوبیوں کے لئے صوفی عبدالقدیر صاحب کا نام ہی کافی ضمانت ہے۔ آپ انگریزی کے مشہور انشا پرداز ہیں اور ترجمہ میں قابلیت کی سند حاصل کر چکے ہیں۔ آپ ہی نے علامہ اقبال مرحوم کی نظم خضر راہ کا انگریزی میں ترجمہ کیا ہے جو ہر طرف سے خراج تحسین حاصل کر چکا ہے۔ مجموعہ زیر تنقید کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو نہ صرف انگریزی لٹریچر میں مہارت حاصل ہے۔ بلکہ اردو فارسی پر بھی خاصہ عبور ہے۔

یہ ترجمہ اس لحاظ سے بھی قابل ستائش ہے کہ اس کے ذریعہ انگریزی دان دنیا کو پاکستانی قوم کی ادبی اور معاشرتی ذہنی ارتقا کا علم ہوتا ہے۔ اور اردو کا مزید لٹریچر انگریزی میں منتقل ہو جائے تو دنیا کا ایک عظیم حصہ پاکستان سے ادبی لحاظ سے قریب لایا جا سکتا ہے۔ صوفی صاحب جیسا کہ معلوم ہوتا ہے یہ کام سرانجام دینے میں منہمک ہیں۔ اور آپ سے بہتر آدمی اس کام کا اہل ملنا محال ضرور ہے۔

مجالس خدام الاحمدیہ آگاہ رہیں

آئندہ سالانہ اجتماع ۱۱-۱۲-۱۳ اکتوبر ۵۷ء کی تاریخوں میں ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ اجتماع کے متعلق ضروری اعلانات اخبار الفضل اور رسالہ خالد میں شائع کئے جا رہے ہیں۔ مرکز کی طرف سے جملہ مجالس کے نام ایک گشتی مراسلہ بصورت ضمیمہ خالد ماہ اگست ۵۷ء یکم اگست ۵۷ء کو بھجوایا جا رہا ہے۔ جس میں اجتماع سے متعلق ضروری امور درج کئے گئے ہیں۔ جن کی پابندی ضروری ہے۔ علیحدہ تفصیل محض اس لئے بھجوائی جا رہی ہے۔ تا اگر کسی جگہ الفضل یا خالد نہ پہنچتا ہو تو انہیں بھی اطلاع ہو جائے اور عدم اطلاع کی شکایت نہ رہے۔

جن امور کے متعلق مرکز نے معین تاریخ تک کوائف منگوائے ہیں۔ وہ معینہ عرصہ کے اندر اندر مرکز میں پہنچ جانے ضروری ہیں۔ تا کام اور انتظام میں کوئی روکاوٹ پیدا نہ ہو۔

پس جملہ قائدین خدام الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ ضمیمہ خالد ماہ اگست ۵۷ء کو خود بھی اچھی طرح پڑھیں اور اپنی مجالس کے جملہ خدام کو بھی بار بار سنا دیں اور اس کے مندرجات کی تعمیل کر کے مرکز میں بروقت اطلاع فرمائیں۔

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۔ ربوہ

ہفتہ تحریک جدید

"خدا تعالیٰ کے کام بندوں کی مدد کے محتاج نہیں۔ وہ اپنے کام خود کرتا ہے۔ مگر مبارک ہے وہ جس کے ہاتھ کو خدا تعالیٰ اپنا ہاتھ قرار دے کہ وہ برکت پا گیا اور رحمت کا وارث ہو گیا۔"

(حضرت خلیفۃ المسیح)

یکم اگست سے ۷ اگست تک ہفتہ تحریک جدید کو کامیاب بنانے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ (مہتمم تحریک جدید)

دسواں مہینہ جا رہا ہے

تحریک جدید کے مجاہد اور عہدہ دار توجہ فرمائیں

(۱) جماعتوں کے عہدہ داران اور وعدہ کرنے والے احباب کرام کی اطلاع کے لئے ذیل کا نوٹ اس لئے شائع کیا جا رہا ہے کہ تحریک جدید کے اس سال سے دسواں مہینہ جا رہا ہے۔ اس لئے وہ جماعتیں اور افراد جن کے وعدے سو فیصدی پورے نہیں ہوئے۔ وہ اپنے وعدوں کے پورا کرنے کے لئے کوشش فرمائیں۔ جماعتوں کی فہرست اور اس کی کیفیت بعد میں شائع ہو گی اس وقت میں ان احباب کرام کے نام شائع کئے جا رہے ہیں جن کی ادائیگی کے ساتھ کوئی خصوصیت ہے تا دوسرے احباب بھی ان کی تقلید میں اپنے وعدے اضافہ کے ساتھ ادا کرنے کی طرف توجہ فرمائیں۔

(۲) صاحبزادی سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بیگم حضرت میاں محمد عبداللہ خانصاحب۔ آپ نے اپنا وعدہ سال رواں تو -/۲۰۰۳ کا شروع میں ہی وعدہ کے ساتھ ہی ادا کیا تھا۔ لیکن اب آپ نے تحریک جدید کی ضرورت کے پیش نظر پچاس روپیہ کی مزید رقم اضافہ کر کے ادا فرمائی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ دوسرے احباب کو بھی ان کی تقلید میں اپنے وعدے میں اضافہ کر کے ادا کرنا چاہیئے۔

(۳) صاحبزادی سیدہ امۃ السلام بیگم صاحبہ بیگم مرزا رشید احمد صاحب نے اپنا وعدہ -/۲۰۰ اور اس کے ساتھ اپنے دو بچوں آصفہ و انیسہ کی طرف سے -/۱۶ روپے ادا فرمائے۔

(۴) سید محمد اسمٰعیل صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ پنشنر ربوہ اپنی طرف سے ۲۷/۲ روپے اور مرحومہ اہلیہ صاحبہ روشن بی بی کی طرف سے ۲۷/۲ روپے آپ نے اپنی طرف سے اور اپنی اہلیہ صاحبہ روشن بی بی کی طرف سے ایک ٹرسٹ بھی قائم کیا ہوا ہے اور اس کے متعلق کہا ہے کہ ہماری وفات کے بعد اس سے جو نفع حاصل ہو۔ وہ تحریک جدید میں داخل ہوتا جائے۔ تا تحریک جدید کی ادائیگی پھر ہمیشہ قائم رہے۔

(۵) خانصاحب منشی برکت علی صاحب شملوی پنشنر ربوہ۔ آپ اپنی ایک ماہ کی پوری پنشن -/۱۱۶ اپنی طرف سے داخل فرما چکے ہیں۔ جن احباب کے وعدے ان کی آمد کے مطابق نہیں وہ اپنے وعدوں کو اور کرتے وقت اضافہ کر کے ادا فرمائیں۔

(۶) قریشی محمد مطیع اللہ صاحب سیالکوٹ۔ آپ نے -/۱۴۰ روپے اپنا وعدہ تو ادا کر دیا ہے۔ مگر اپنے حلقہ میں تحریک جدید کے چندہ کے ادا کرنے کی بھی تحریک فرماتے رہتے ہیں۔ آپ قادیان میں بھی تحریک جدید کا کام اچھے طریق سے کرتے تھے۔

(۷) محترمہ اہلیہ صاحبہ خواجہ غلام نبی صاحب ڈیرہ دون حال لاہور بچہ انی انارکلی۔ آپ نے اپنی طرف سے -/۱۰۰ روپے اور اپنی دو لڑکیوں امۃ الحفیظ اور فاطمہ بیگم کی طرف سے -/۱۴ و -/۲۲ روپے ادا کئے۔ کل -/۱۳۶ کی رقم ہے۔ وہ مستورات جن کی آمد ہے اور ان کا وعدہ ان کی آمد سے کم ہے وہ اس خاتون کی طرف دیکھیں کہ باوجود خاوند کی وفات کے اپنا چندہ قابل رشک -/۱۰۰ روپے ادا کرنے کے علاوہ دو لڑکیوں کا بھی -/۳۶ روپے دیا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(۸) جماعت گوجرانوالہ شہر کے امیر جماعت میر محمد بخش صاحب اپنا سال رواں کا وعدہ -/۲۹۵ تو ادا کر چکے ہیں ان کی جماعت کے اکثر افراد بھی ادا کر چکے ہیں اور جو حصہ رہتا ہے۔ انہیں چاہیئے کہ وہ اگست میں شہر کا وعدہ سو فیصدی پورا کر دیں۔ اسی طرح دوسری جماعتوں کے عہدہ دار بھی توجہ فرما کر ماہ اگست میں وعدے سو فیصدی پورے کریں۔

وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ

دعائے مغفرت

خاکسار کی ہمشیرہ صاحبہ موضع دھروتی آزاد کشمیر میں وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ یہاں جماعت کے صرف دو افراد تھے اور کافی دور تک کوئی جماعت نہ تھی۔ اس لئے نماز جنازہ میں اور کوئی شامل نہ ہو سکا۔ احباب جماعت سے ان کی مغفرت کے لئے اور جنازہ غائب پڑھے جانے کی عاجزانہ درخواست ہے۔

نظام الدین واقف زندگی
احمد نگر۔ جھنگ

وصایا

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو اعتراض ہو تو مجلس کارپرداز ربوہ کو اطلاع کر دے۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۱۴۵۴۹ میں شیخ مہر دین ولد شیخ عمر الدین صاحب قوم شیخ عمر ۷۳ سال تاریخ بیعت قریباً ۱۹۰۷ء ساکن شیخوپورہ ڈاکخانہ شیخوپورہ ضلع شیخوپورہ صوبہ ویسٹ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵/۵۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے اس وقت بوڑھا ہونے کے علاوہ آنکھوں سے معذور ہوں۔ مجھے اس وقت بچوں کی طرف سے خرچ کے لئے -/۲۰ روپے ماہوار ملتے ہیں میں تازیست اس ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہونگا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ العبد نشان انگوٹھا شیخ مہر دین (دپتہ) حکیم مرغوب احمد صاحب مین بازار شیخوپورہ گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد حکیم مرغوب اللہ سیکرٹری جماعت احمدیہ شیخوپورہ۔

نمبر ۱۴۶۱۲ میں صالحہ بیگم زوجہ شیخ عبدالرحمن قوم احمدی شیخ قانونگوئی پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۲ء ساکن حال تاندلیانوالہ منڈی ڈاکخانہ تاندلیانوالہ منڈی ضلع لائلپور صوبہ پنجاب مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۵/۵۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد ذاتی اسوقت کوئی نہیں ہے البتہ حق مہر مبلغ پانچ ہزار روپیہ ہے جو بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ مبلغ پانچ صد روپیہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ سونا وزنی ایک تولہ دس ماشہ ہے جس کی موجودہ قیمت تقریباً -/۲۰۰ روپے ہوتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی کرتی ہوں۔ جملہ -/۵۲۰ روپے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ یہ رقم عنقریب داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کر دونگی۔ اس کے علاوہ میری ماہوار کوئی آمدنی نہیں ہے۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ بقلم خود صالحہ بیگم اہلیہ شیخ عبدالرحمن صاحب نائب تحصیلدار ساکن تاندلیانوالہ منڈی ضلع لائلپور۔ گواہ شد عبدالرحمن خاوند موصیہ بقلم خود موصی ۱۴۳۳۸ گواہ شد شیخ عبدالمنان پسر کلاں موصیہ موصی ۱۰۹۸۷

نمبر ۱۴۶۱۵ میں مرزا عبدالحمید ولد مرزا غلام محمد صاحب مرحوم قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۵۶ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان حال ربوہ ڈاکخانہ خاص ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۵/۵۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں (ایک مکان متصل مسجد مبارک قادیان میں ہے جو اس وقت میرے قبضہ میں نہیں ہے) اسوقت ماہوار آمد یکصد بیس روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد مرزا عبدالحمید کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد محمد ظہور الدین اکمل عفی عنہ دارالصدر شرقی ربوہ۔ گواہ شد جلال الدین شمس انچارج شرکۃ الاسلامیہ ربوہ۔

نمبر ۱۴۶۱۷ میں میاں دین محمد ولد میاں میراں بخش قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۶۱ سال پیدائشی احمدی ساکن ننگل باغباناں۔ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور حال مقیم کوئٹہ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۳/۵۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا موجودہ گزارہ ماہوار آمدنی پر ہے، جو کہ تعدادی فی الحال ایک سو پچاس روپے ہے جائداد منقولہ مالیتی -/۲۰۰۵ روپے کے قریب ہے۔ میں اس کی اور اپنی ماہوار آمدنی کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر مابعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی بمعاملہ ماہوار آمدنی پنشن از ماہ جولائی ۱۹۵۶ء علاوہ ہے جس کا ابھی تک فیصلہ نہیں ہوا ہے۔ اور جس پر بھی وصیت بھی حاوی ہے۔ العبد میاں دین محمد c/o محمد عبداللہ حلوائی جنسن روڈ کوئٹہ گواہ شد محمد عبدالرحمن صوبیدار ہیڈ کوارٹر ۳-۱۲/۱۹ پائلٹ روڈ کوئٹہ۔ گواہ شد حاجی فیض الحق خان ناظر حق برادر رشاد ع اقبال کوئٹہ۔

نمبر ۱۴۶۱۹ میں امۃ الرشید زوجہ نسیم احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی ڈاکخانہ خاص ضلع کراچی صوبہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۳/۵۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں حق مہر بذمہ خاوند پانچصد روپیہ۔ ایک عدد سنگر مشین قیمتی ساڑھے تین صد روپیہ گھڑی ڈیڑھ صد روپیہ کانٹے سوا انگوٹھی ڈیڑھ صد روپیہ۔ کل -/۱۱۵۰ کل گیارہ سو روپیہ میری موجودہ جائداد ہے اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اسکے علاوہ میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد نہیں آئندہ اگر کوئی جائداد بنوائی تو اس کی اطلاع دفتر کو دیتی رہونگی۔ ماہوار آمد کوئی نہیں۔ اگر کوئی جیب خرچ کبھی ملا۔ تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہونگی۔ نیز میری وفات کے بعد جس قدر بھی میری جائداد ثابت ہو۔ اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ امۃ الرشید دارالصدر غربی ربوہ بیتہ ۲/۳ ٹیوشنیا لائن کراچی نمبر ۳ گواہ شد عبدالقیوم ست د موصی نمبر ۱۴۱۳۰ برادر موصیہ۔ F-2/10 ٹیونسیا لائن کراچی۔ گواہ شد عبدالعزیز دالو موصیہ دارالصدر غربی ربوہ۔

نمبر ۱۴۶۲۷ میں ممتاز اختر زوجہ محمد شریف اشرف قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۵/۵۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد بصورت زیور و حق مہر حسب ذیل ہے کانٹے طلائی وزنی ۱½ تولہ مالیتی -/۱۹۰ روپے کڑے وزنی ۳ تولہ مالیتی -/۳۵۵ روپے ٹکہ وزنی ایک تولہ ۲ ماشہ مالیتی -/۱۵۰ روپے انگوٹھیاں چار عدد وزنی ایک تولہ مالیتی -/۱۲۵ روپے حق مہر -/۱۲۰۰ روپے کل -/۲۰۲۰ روپے اس رقم یعنی مالیتی -/۲۰۲۰ کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں۔ اگر اسکے علاوہ میری اور کوئی جائداد بوقت وفات ثابت ہو، تو اسکے دسویں حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ حقدار ہوگی۔ الامۃ ممتاز اختر c/o پتہ محمد شریف اشرف دفتر امانت ربوہ گواہ شد محمد شریف اشرف خاوند موصیہ۔ گواہ شد صوبیدار عبدالمنان دہلوی محلہ دارالصدر غربی ربوہ ضلع جھنگ۔

نمبر ۱۴۶۳۳ میں محمد شریف اشرف ولد چوہدری فتح محمد قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۶/۵۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد سوا اٹھ دس مرلہ سکنی زمین واقع محلہ دارالصدر ربوہ کے اور کوئی نہیں ہے (میرے نام پر ایک کنال ہے جس میں سے میری۔ امرتہ میری ہمشیرہ کی ہے۔ جو کہ انہوں نے میرے نام خریدی ہے) اس کے علاوہ میری تنخواہ اس وقت ایک صد دس روپیہ ہے۔ اور الاؤنس مبلغ بیس روپے یعنی -/۱۳۰ روپے ماہوار ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی ترکہ ثابت ہو تو صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان اسکے ۱/۱۰ حصہ کی حقدار ہوگی۔ العبد محمد شریف اشرف دفتر امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد سعید احمد عالمگیر۔ افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد بشیر احمد رائے ونڈی دارالصدر شرقی ربوہ۔

ملک کے استحکام کے پیش نظر سب طبقوں میں اتحاد ہونا ضروری ہے

شیعہ سنی اتحاد برقرار رکھنے کی تجاویز

لاہور ۳۱ رجولائی - کل صبح وزیر اعلیٰ سردار عبدالرشید کی زیر صدارت صوبہ کی مجلس اتحاد اسلامی کا طویل اجلاس ہوا۔ جس میں علماء کرام نے محرم الحرام کے دوران شیعہ سنی اتحاد برقرار رکھنے کے لئے متعدد تجاویز پیش کیں۔

مجلس نے اس نیک مقصد کی تکمیل کے لئے یہ فیصلہ کیا ہے کہ سال رواں میں ذوالجناح کے جلوس نکالنے کے لئے نئے لائسنس صرف انہی علاقوں کے لئے دئیے جائیں گے جہاں سنی شیعہ نمائندے متفقہ طور پر مطالبہ کریں گے اور جہاں مقامی حکام کو بھی اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

مجلس کے امروزہ اجلاس میں دوسرے علماء کے علاوہ مولانا ابوالحسنات - مولانا داؤد غزنوی - مولانا نورالحسن شاہ بخاری - صاحبزادہ فیض الحسن - حافظ کفایت حسین - محمد مبارک علی - نواب احسان الٰہی اور مولانا مرزا احمد علی نے شرکت کی۔

ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع کے مطابق صوبائی وزیر اعلیٰ نے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ملک کے استحکام کے پیش نظر ضروری ہے کہ آبادی کے سارے طبقوں میں مکمل اتحاد ہو۔

آپ نے مذہبی لیڈروں سے اپیل کی کہ کشیدگی دور کرنے میں حکومت کی مدد کریں وزیر اعلیٰ نے اپیل کی کہ مختلف فرقوں کے لیڈر کوئی بھی ایسی بات نہ کریں جس سے امن عامہ میں خلل واقع ہو۔ اور ایسے عناصر کو کچل دیا جائے جو غیر ذمہ دار تقریروں اور تحریروں کے ذریعہ مختلف طبقوں میں اختلاف کا باعث بنتے ہیں۔

سردار رشید نے کہا جن مذہبی لیڈروں کو عوام میں اثر و رسوخ حاصل ہے۔ اگر ان کا تعاون حکومت کو حاصل ہو جائے تو بقائے امن کے لئے حکومت کا کام سہل تر ہو جائے گا۔ آپ نے بتایا کہ حکومت کسی بھی اشتعال انگیز تقریر و تحریر کے خلاف کارروائی سے گریز نہیں کرے گی

انہوں نے اس امر پر افسوس ظاہر کیا کہ ایسے موقع پر چھوٹے چھوٹے جھگڑے پیدا کئے جاتے ہیں جبکہ ملک کو بہت بڑے مسائل درپیش ہیں۔

صوبہ بھر میں چینی کی سرکاری تقسیم

لاہور یکم اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت مغربی پاکستان نے فیصلہ کیا ہے کہ یکم ستمبر سے سارے صوبے میں چینی کی تقسیم سرکاری انتظام کے تحت ہوا کرے گی۔ آج کل جن علاقوں میں ڈیلروں کے ذریعے چینی تقسیم ہوتی ہے وہاں بھی سرکاری ڈپوؤں کے ذریعے چینی ملا کرے گی۔

درخواست دعا

عزیز مرزا محمد احسن بیگ صاحب بلوکی ہیڈ کی صاحبزادی عزیزہ بشریٰ بیگم ایک ماہ سے ٹائیفائڈ میں مبتلا ہے اور سخت کمزور ہو چکی ہے۔ بخار کے ساتھ سانس بھی رک رک کر آتا ہے جس سے سخت بے چینی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

مرزا نذیر علی کارکن سلسلہ احمدیہ ربوہ

بقیہ صفحہ اول

رائٹر کی اطلاع کے مطابق آج صبح وزیر اعظم سہروردی اردن پہنچ رہے ہیں۔ جہاں شاہ حسین کی حکومت ان کے استقبال اور قیام کا شاندار انتظام کر چکی ہے۔ شاہ حسین آج رات ایک خاص ڈنر میں مسٹر سہروردی سے ملاقات کریں گے رات کو مسٹر سہروردی شاہ حسین کے ساتھ شاہی محل میں کھانا کھائیں گے۔ اس موقعہ پر شاہ حسین اور مسٹر سہروردی دونوں ملکوں کے باہمی مفادات پر بات چیت کے علاوہ مشرق وسطیٰ کے امور پر بھی تبادلہ خیالات کریں گے۔ اسی طرح دونوں ملکوں کے درمیان دوستانہ رشتہ اور تعلقات کو اور زیادہ مضبوط بنانے پر بھی غور ہوگا۔ یاد رہے کہ شاہ حسین کئی موقعوں پر پاکستان کے متعلق اپنے نہایت گہرے دوستانہ جذبات کا اظہار کر چکے ہیں اور خصوصاً کشمیر کے مسئلہ پر پاکستان کی حمایت کر چکا ہے

بہاولپور، بہاولنگر اور رحیم یار خاں میں سرکاری اراضی کی تقسیم کا منصوبہ

الاٹمنٹوں کے معاملے میں مہاجر اور غیر مہاجر کا امتیاز روا نہیں رکھا جائے گا

لاہور یکم اگست، حکومت مغربی پاکستان نے بہاولپور، بہاولنگر اور رحیم یار خاں کے اضلاع میں آبادکاری کی شرائط پر پینتالیس ہزار آٹھ سو اٹھارہ ایکڑ سرکاری اراضی کی تقسیم کے منصوبہ کی منظوری دے دی ہے۔ رحیم یار خان اور بہاولنگر میں پانچ پانچ ہزار ایکڑ کے رقبے صرف قبائلی علاقوں کے کاشتکاروں کو الاٹ کئے جائیں گے۔

اس سے قبل آبادکاری کی شرائط پر زمین الاٹ کرنے پر جو پابندی عائد کی گئی تھی اسے ہٹا دیا گیا ہے۔ یہ زمین موجودہ شرائط کے علاوہ مندرجہ ذیل شرائط پر دی جائے گی۔

(۱) آبادکار فی ایکڑ دو سو روپے ادا کرے گا۔ مالکانہ حقوق حاصل کرنے کے لئے اسے زمین کی قیمت چالیس ششماہی قسطوں میں ادا کرنا ہوگی۔ ابتدائی پانچ سالوں میں کسی آبادکار کو مالکانہ حقوق نہیں دئے جائیں گے۔ (۲) آبادکار کو اس شرط پر زمین ملے گی کہ وہ یہ زمین خود کاشت کرے گا۔ البتہ ضرورت پڑنے پر وہ دوسرے مزدوروں کی امداد بھی حاصل کر سکے گا (۳) حکومت وقتاً فوقتاً جن فصلوں کی کاشت کے لئے ہدایات جاری کرے گی۔ آبادکار کو اس کی پابندی کرنا ہوگی